کُھل اٹھا ہے چار سو جلوہ آمدِ رمضان ہے
کِھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہوا ایمان ہے
۲۲ شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

یہ مضمون ''فیضانِ رَمضان'' کے صفحہ 45 تا 70 سے لیا گیا ہے۔

اِحترامِ رَمضان

دُعائے عطّار

یارَبِّ رحیم! جو کوئی ''اِحترامِ رَمضان'' کے 26 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کے عمر بھر کے روزے نماز قبول کر کے اُسے محبتِ رمضان سے مالا مال فرما۔ اٰمین بجاهِ النّبیّ الْاَمین صلَّى الله تعالى عليه واله وسلَّم

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ تقرب نشان ہے: بے شک بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرُود بھیجے۔ (ترمذی ج ٢ ص ٢٧ حدیث ٤٨٤)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

رَحمت کے طلب گارو! جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بخشنے پر آتا ہے تو بظاہر نیکی کتنی ہی چھوٹی ہو وہ اسی کے سبب کرم فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ **ایک عورت کو صِرف اِس لئے بَخش دیا گیا کہ اُس نے ایک پیاسے کتّے کو پانی پلایا تھا۔** (بُخاری ج ٢ ص ٤٠٩ حدیث ٣٣٢١) ایک حدیث میں سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ فرمانِ عالی شان بھی ملتا ہے کہ: ''ایک شخص نے راستے میں سے ایک دَرَخت کو اِس لئے ہٹا دیا تا کہ لوگوں کو اِس سے ایذا نہ پہنچے۔ **اللہ** تعالیٰ نے خوش ہو کر اُس کی مغفِرت فرما دی۔'' (مُسلم ص ١٤١٠ حدیث ١٩١٤) ایک صحیح حدیث میں **تقاضے** (یعنی قرض کے مُطالبے) میں نَرمی کرنے والے ایک شخص کی **نَجات** ہو جانے کا واقِعہ بھی آیا ہے۔ (بُخاری ج ٢ ص ١٢ حدیث ٢٠٧٨) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کے واقِعات جَمع کرنے جائیں تو اتنے ہیں کہ جَمع کرنا مشکل ہو جائے۔

مُژدہ باد اے عاصِیو! شافِع شہِ اَبرار ہے

تَہْنِیَت اے مُجرِمو! ذاتِ خُدا غفّار ہے (حدائقِ بخشش ص۱۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عذاب سے چھٹکارے کے اسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ رَحْمت کرنے پر آتا ہے تو یوں بھی سبب بنا تا ہے کہ کسی ایک عمل کو اپنی بارگاہ میں شَرَفِ قَبولیَّت عطا فرما دیتا ہے اور پھر اسی کے باعِث اُس پر رَحْمتوں کی بارِش کر دیتا ہے۔ لہٰذا اب ایک حدیثِ مُبارَک پیش کی جاتی ہے جس میں **مُتَعَدِّد** ایسے لوگوں کا بیان کیا گیا ہے کہ وہ کسی نہ کسی نیکی کے سبب **اللہ** تعالٰی کی گِرِفت سے بچ گئے اور رَحْمتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ نے اُنہیں اپنی آغوش میں لے لیا۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن سَمُرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: ایک بار حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا کہ

﴿۱﴾ **ایک** شَخْص کی رُوح قبض کرنے کیلئے مَلَکُ الْموت (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) تشریف لائے لیکن اُس کا ماں باپ کی **اِطاعت** کرنا سامنے آ گیا اور وہ بچ گیا۔

﴿۲﴾ **ایک** شخص پر عذابِ قَبْر چھا گیا لیکن اُس کے **وُضُو** (کی نیکی) نے اُسے بچا لیا۔

﴿۳﴾ **ایک** شخص کو شیاطین نے گھیر لیا لیکن **ذِکْرُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ (کرنے کی نیکی) نے اُسے بچا لیا۔

﴿٤﴾ **ایک** شخص کو عذاب کے فِرِشتوں نے گھیر لیا لیکن اُسے (اُس کی) **نَماز** نے بچا لیا۔

﴿۵﴾ **ایک** شخص کو دیکھا کہ پیاس کی شدّت سے زَبان نکالے ہوئے تھا اور ایک حَوض پر پانی پینے جاتا تھا مگر لوٹا دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کے **روزے** آ گئے (اور اِس نیکی نے) اُس کو سیراب کر دیا۔

﴿٦﴾ **ایک** شخص کو دیکھا کہ جہاں اَنْبیاءِ کِرام (عَلَیھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) حلقے بنائے ہوئے **تشریف فرما** تھے، وہاں ان کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن دُھتکار دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کا **غُسْلِ جَنابت** (کرنا) آیا اور (اُس نیکی نے) اُس کو میرے پاس بٹھا دیا۔

﴿٧﴾ **ایک** شخص کو دیکھا کہ اُس کے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور وہ اس اندھیرے میں حیران و پریشان ہے تو اُس کے **حج و عُمرہ** آ گئے اور (ان نیکیوں نے) اُس کو اندھیرے سے **نکال کر روشنی میں پہنچا دیا۔**

﴿٨﴾ **ایک** شخص کو دیکھا کہ وہ مُسلمانوں سے گفتگو کرنا چاہتا ہے لیکن کوئی اُس کو منہ نہیں لگاتا تو **صِلۂ رِحمی** (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک کرنے کی نیکی) نے مؤمنین سے کہا کہ تم اِس سے **بات چیت** کرو۔ تو مسلمانوں نے اُس سے بات کرنا شُروع کی۔

﴿٩﴾ **ایک** شَخص کے جِسْم اور چہرے کی طرف آگ بڑھ رہی ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے بچا رہا ہے تو اُس کا **صَدَقہ** آ گیا اور اُس کے آگے ڈھال بن گیا اور اُس کے سر پر سایہ فِگَن ہو گیا۔

﴿١٠﴾ **ایک** شخص کو زَبانیہ (یعنی عذاب کے مخصوص فرشتوں) نے چاروں طرف سے گھیر لیا لیکن اُس کا **اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر** آیا (یعنی نیکی کا حُکم کرنے اور بُرائی سے منع کرنے کی نیکی آئی) اور اُس نے اُسے بچا لیا اور **رَحْمت** کے فِرِشتوں کے حوالے کر دیا۔

﴿١١﴾ **ایک** شَخص کو دیکھا جو گھٹنوں کے بَل بیٹھا ہے لیکن اُس کے اور **اللہ** تَعالیٰ کے درمیان حجاب (یعنی پردہ) ہے مگر اُس کا **حُسنِ اَخلاق** آیا اِس (نیکی) نے اُس کو بچا لیا اور **اللہ** تعالیٰ سے مِلا دیا۔

﴿١٢﴾ **ایک** شَخص کو اُس کا اَعمال نامہ اُلٹے ہاتھ میں دیا جانے لگا تو اُس کا **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ آ گیا اور (اِس عظیم نیکی کی بَرَکت سے) اُس کا نامۂ اَعمال سیدھے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

﴿١٣﴾ **ایک** شَخص کی نیکیوں کا وَزن ہلکا رہا مگر اُس کی **سَخاوت** آ گئی اور نیکیوں کا وَزن بڑھ گیا۔

﴿١٤﴾ **ایک** شَخص جہنَّم کے کَنارے پر کھڑا تھا مگر اُس کا **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ آ گیا اور وہ بچ گیا۔

﴿١٥﴾ **ایک** شَخص جہنَّم میں گر گیا لیکن اُس کے **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ میں بہائے ہوئے **آنسو** آ گئے اور (اِن آنسوؤں کی بَرَکت سے) وہ بچ گیا۔

﴿١٦﴾ **ایک** شخص پُل صِراط پر کھڑا تھا اور ٹہنی کی طرح لرز رہا تھا لیکن اُس کا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ حُسنِ ظَن (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اچھا گُمان) آیا (اور اِس نیکی) نے اُسے بچالیا اور وہ پُل صراط سے گزر گیا۔

﴿١٧﴾ **ایک** شخص پُل صراط پر گھسٹ گھسٹ کر چل رہا تھا کہ اُس کا مجھ پر **دُرُودِ پاک** پڑھنا آ گیا اور (اس نیکی نے) اُس کو کھڑا کر کے پُل صراط پار کروا دیا۔

﴿١٨﴾ **میری** اُمّت کا ایک شخص جنّت کے دروازوں کے پاس پہنچا تو وہ سب اس پر بند تھے کہ اس کا **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** کی گواہی دینا آیا اور اُس کے لئے جنّتی دروازے کُھل گئے اور وہ جنّت میں داخل ہو گیا۔

چُغلی کا درد ناک عذاب

﴿١٩﴾ **کچھ** لوگوں کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے میں نے جبرئیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) سے دریافت کیا، یہ کون ہیں؟ تَو اُنہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کے درمیان **چُغل خوری** کرنے والے ہیں۔

الزامِ گناہ کی خوفناک سزا

﴿٢٠﴾ **کچھ** لوگوں کو زَبانوں سے لٹکا دیا گیا تھا۔ میں نے جبرئیل (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) سے اُن کے بارے میں پُوچھا تَو اُنہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں پر **جھوٹی تُہمت** لگانے والے ہیں۔" (شرحُ الصُّدور ص١٨٢ تا ١٨٤، مُلَخَّصاً)

کوئی بھی نیکی نہیں چھوڑنی چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا! اِطاعتِ والِدین، وُضو، نَماز، روزہ، **ذِکْرُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ، حج وعُمرہ، صِلۂ رِحمی، اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر، صَدَقہ، حُسنِ اَخلاق، سخاوت، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں رونا، نیز **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ حُسنِ ظَن وغیرہ وغیرہ نیکیوں کے سَبَب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں پر کرم فرما دیا اور اُنہیں عتاب وعذاب سے رِہائی مل گئی۔ بہر حال یہ اُس کے فَضل وکرم کے مُعاملات ہیں، وہ مالِک ومُختار عَزَّوَجَلَّ ہے، جسے چاہے بَخش دے، جسے چاہے عذاب کرے، یہ سب اُس کا عَدْل ہی عَدْل ہے۔ جہاں وہ کسی نیکی سے خوش ہو کر اپنی رَحمت سے بَخْش دیتا ہے وَہیں کسی گُناہ پر جب وہ ناراض ہو جاتا ہے تو اُس کا قہر وغَضب جوش پر آ جاتا ہے اور پھر اُس کی گرِفت نِہایت ہی سَخت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ابھی گزشتہ طَوِیل حدیث کے آخر میں **چُغل خوروں** اور دوسروں پر گناہ کی **تُہمت** باندھنے والوں کا

اَنجام گزرا۔ پس عَقْل مند وُہی ہے کہ بظاہِر کوئی چھوٹی سی بھی نیکی ہو اُسے تَرک نہ کرے کہ ہوسکتا ہے یِہی نیکی نَجات کا ذَرِیعہ بن جائے اور بظاہِر گُناہ کتنا ہی معمولی نظر آتا ہو ہرگز ہرگز نہ کرے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"قہّار" کے چار حُروف کی نسبت سے گُناہ گاروں کی 4 حِکایات

(۱) قبر آگ سے بھر گئی!

بے چین دلوں کے چین، رَحمتِ دارین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** کے بندوں میں سے ایک بندے کو قَبْر میں سو کوڑے مارنے کا حکم دیا گیا، وہ **اللہ** سے دُعا کرتا رہا یہاں تک کہ ایک کوڑا رہ گیا جب ایک کوڑا مارا گیا تو اس کی قَبْر آگ سے بھر گئی جب آگ خَتْم ہوئی اور اس بندے کو افاقہ ہوا تو اس نے (فرشتوں سے) پوچھا: آخر مجھے یہ کوڑا کیوں مارا گیا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: **ایک روز تُو نے بغیر طَہارت (یعنی بے وُضو) نَماز پڑھ لی تھی اور ایک مَظْلوم کے پاس سے تیرا گزر ہوا تھا مگر تُو نے اس کی مدد نہ کی۔**

(شَرحُ مَشْکِلِ الآثار لِلطّحاوِی ج۸ص۲۱۲ حدیث۳۱۸۵، اَلزّواجر ج۲ص۲۳٦)

(۲) ماپنے میں بے احتیاطی کے سبب عِتاب

حضرتِ سیِّدُنا حارِث مُحاسِبی عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوی فرماتے ہیں کہ ایک کَیّال (یعنی غَلّہ ماپنے والے) نے یہ کام چھوڑ دیا اور عبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مشغول ہوا۔ جب وہ مر گیا تو اُس کے بعض اَحباب نے اُس کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: **مَا فَعَلَ اللہُ بِكَ** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا مُعامَلہ کیا؟ اُس نے کہا: "میرا وہ پیمانہ جس میں غَلّہ وغیرہ ماپا کرتا تھا، اُس میں میری بے احتیاطی کی وجہ سے کچھ مِٹّی سی بیٹھ گئی تھی، میں نے اُسے صاف کرنے میں غفلت برتی تو ہر مرتبہ ماپنے کے وَقت بقدر

اُس مِٹّی کے کم ہو جاتا تھا۔ میں اُس قُصور کے سَبَب عذاب میں گرِفتار ہوں۔'' (تنبِيهُ الْمُغتَرِّين ص ٥١)

(۳) قبر سے چلّانے کی آواز

اِسی طرح ایک اور شخص بھی اپنی ترازو سے مِٹّی وغیرہ صاف نہیں کرتا تھا اور اِسی طرح چیز تول دیتا تھا۔ جب وہ مرگیا تو اُس کو قَبْر میں عذاب شُروع ہو گیا، یہاں تک کہ لوگوں نے اُس کی قَبْر سے چیخنے چلّانے کی آواز سُنی۔ بعض صالِحین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِين (یعنی نیک لوگوں) کو قَبْر سے چلّانے کی آواز سُن کر رَحْم آ گیا اور اُنہوں نے اُس کیلئے دُعائے مَغْفِرت کی تو اِس کی بَرَکت سے اللہ تعالیٰ نے اُس کا عذاب دَفْع کیا۔ (اَیضاً)

حرام کی کمائی کہاں جاتی ہے؟

مذکورہ دونوں لَرزہ خیز حِکایات سے وہ لوگ ضَرور دَرْسِ عبرت حاصل کریں جو ڈنڈی مارتے اور کم ماپ تول کرتے ہیں۔ مُسلمانو! ڈنڈی مار کر کم ماپ کر بعض اَوقات بظاہِر مال میں کچھ زِیادَتی نظر آ بھی جاتی ہے مگر ایسی آمَدَنی کس کام کی! بسا اوقات دُنیا میں بھی اِس قسم کا مال وَبال بن جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ڈاکٹروں کی فیسوں، بیماریوں کی دواؤں، جیب کتروں، چوروں یا رِشوت خوروں کے ہاتھوں میں یہ مال چلا جائے اور پھر ساتھ ہی ساتھ مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آخرت کا عذابِ شدید بھی بُھگتنا پڑ جائے۔

کر لے توبہ رب کی رَحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی (وسائلِ بخشش ص ۷۱۲)

آگ کے دو پہاڑ

رُوحُ الْبیان میں ہے: ''جو شخص ناپ تول میں خِیانت کرتا ہے، قِیامت کے روز اُسے دوزخ کی گہرائیوں میں ڈالا جائے گا اور آگ کے دو پہاڑوں کے درمیان بٹھا کر حُکم دیا جائے گا: یہ دونوں پہاڑ ناپو اور تولو! جب تولنے لگے گا تو آگ اُسے جلا ڈالے گی۔'' (تفسیر روحُ البیان ج ١٠ ص ٣٦٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب غور فرمایئے! مختصر سی زندگی میں چند فانی سکّے حاصل کرنے کیلئے اگر ڈنڈی مارلی تو کس قدر شدید عذاب کی وَعید ہے۔ آج معمولی گرمی برداشت نہیں ہوتی تو جہنّم میں آگ کے پہاڑوں کی تپش کس طرح سہی جاسکے گی! خدارا! اپنے حال پر رَحم کرتے ہوئے مال کی ہَوَس سے دُور رہئے، ورنہ مالِ غیرِ حلال دونوں جہانوں میں وَبال ہی وَبال ثابِت ہوگا۔

(۴) تنکے کا بوجھ!

مشہور تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ (مُ۔نَب۔بِہْ) رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''بنی اسرائیل کے ایک نوجوان نے گُناہوں سے توبہ کی، پھر 70 سال مُسَلسَل عِبادت کرتا رہا، رات جاگتا اور دِن میں روزہ رکھتا، **نہ کسی سائے کے نیچے آرام کرتا اور نہ کوئی عُمدہ غِذا کھاتا۔** جب اُس کا اِنتِقال ہوگیا تو اُس کے بَعض دوستوں نے اُسے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا مُعامَلہ کیا؟ اُس نے بتایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے میرا حساب لیا، پھر سارے گناہ بَخش دیئے مگر **ایک لکڑی** جس سے میں نے اس کے مالِک کی اجازت کے بِغیر **دانتوں میں خِلال** کرلیا تھا (اور یہ معاملہ حُقوقُ الْعِباد کا تھا) اور وہ مُعاف کروانا رہ گیا تھا اس کی وجہ سے میں اب تک جنّت سے روک دیا گیا ہوں۔'' (تنبیہ الْمُغتَرّین ص ۵۱)

گناہ آخر گناہ ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز جاؤ! تھرّا اُٹھو!! کہ ایک عابِد وزاہد اور نیک بندہ صِرف اور صِرف اِس وجہ سے جنّت سے روک دیا گیا کہ اُس نے ایک **تنکا** اُس کے مالِک کی اِجازت کے بِغیر لے کر اُس سے دانتوں میں خِلال کرلیا اور پھر بے مُعاف کروائے اِنتِقال کرگیا۔ ذرا سوچئے! غور کیجئے!! اب ایک تنکے کی کہاں بات ہے! آج کل تو لوگ بڑی بڑی قیمتی اَمانتیں ہڑپ کرجاتے اور ڈکار تک نہیں لیتے!

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

ادائے قرض میں بلا مہلت لیے تاخیر گناہ ہے!

مُسلمانو! ڈر جاؤ!! حُقُوقُ الْعِباد (یعنی بندوں کے حقوق) کا مُعامَلہ نہایت سَخْت ہے اگر کسی بندے کا مال دَبالیا، یا اُس کو گالی دے دی، آنکھیں دکھا کر ڈرایا، دھمکایا، ڈانٹ ڈپٹ کی جس سے اُس کا دِل دُکھا۔ اَلْغَرَض کسی طرح بھی بے اجازتِ شَرعی اُس کی دِل آزاری کی یا قرضہ دبالیا بلکہ بِلا اجازتِ قرضخواہ یا بغیر صحیح مجبوری کے قرض کی ادائیگی میں تاخیر ہی کی، یہ سب بندوں کی حق تلفیاں ہیں۔ قرض کی بات چلی ہے تو یہ بھی بتاتا چلوں کہ حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی "کیمیائے سَعادت" میں نَقْل کرتے ہیں: "جو شخص قرض لیتا ہے اور یہ نیّت کرتا ہے کہ میں اچّھی طرح ادا کردوں گا تو اللہ عزوجل اس کی حفاظت کیلئے چند فِرِشتے مقرّر فرما دیتا ہے اور وہ دعا کرتے ہیں کہ اس کا قرض ادا ہو جائے۔" (انظر: إتحاف السّادة ج ٦ ص ٤٠٩) اور اگر قرض دار قرض ادا کر سکتا ہو تو قرض خواہ کی مرضی کے بغیر اگر ایک گھڑی بھر بھی تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا اور ظالم قرار پائے گا۔ خواہ روزے کی حالت میں ہو یا سو رہا ہو اور اس پر اللہ عزوجل کی لعنت اُترتی ہے۔ یہ گناہ تو ایسا ہے کہ نیند کی حالت میں بھی اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اگر اپنا سامان بیچ کر قرض ادا کر سکتا ہے تب بھی کرنا پڑے گا، اگر ایسا نہیں کرے گا تو گُناہ گار ہے۔ اس کا یہ فِعل کبیرہ گناہوں میں سے ہے مگر لوگ اسے مَعمولی خیال کرتے ہیں۔" (کیمیائے سعادت ج ا ص ۳۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تین پیسے کا وبال!

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سُنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے قرضے کی ادائیگی میں سُستی اور جُھوٹے حِیل (حِ۔یَ۔ل) و حُجَّت کرنیوالے شخص زید کے بارے میں اِستِفسار ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: "زید فاسِق و فاجِر، مُرتَکِبِ کبائر، ظالِم، کَذّاب، مُستحِقِ عذاب ہے اس سے زِیادہ اور کیا اَلقاب اپنے لئے چاہتا ہے! اگر اس

حالت میں مرگیا اور دَین (قرض) لوگوں کا اِس پر باقی رہا، اِس کی نیکیاں اُن (قرض خواہوں) کے مُطالَبے میں دی جائیں گی اور کیونکر دی جائیں گی (یعنی کس طرح دی جائیں گی یہ بھی سُن لیجئے) تقریباً تین پیسہ دَین (قرض) کے عِوض (یعنی بدلے) **سات سو نمازیں باجماعت** (دینی پڑیں گی)۔ جب اِس (قرضہ دبا لینے والے) کے پاس نیکیاں نہ رہیں گی اُن (قرض خواہوں) کے گُناہ اِس (مقروض) کے سر پر رکھے جائیں گے اور آگ میں **پھینک دیا جائے گا**۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۵ ص ۶۹ مُلخصاً)

مت دبا قرضہ کسی کا نابکار
روئے گا دوزخ میں ورنہ زار زار

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا میں کسی پر ذرّہ برابر ظُلم کرنے والا بھی جب تک مظلوم کو راضی نہیں کرلے گا اُس وقت تک اُس کی خَلاصی (یعنی چھٹکارا) ناممکن ہے۔ ہاں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اگر چاہے گا تو اپنے فَضل و کرم سے قِیامت کے روز ظالم و مظلوم میں صُلح کروا دے گا، بصُورتِ دیگر اُس مظلوم کو ظالم کی نیکیاں دے دی جائیں گی، اگر اس سے بھی مظلوم یا مظلومین کے حُقُوق ادا نہ ہوئے تو مظلومین کے گُناہ ظالم کے سر پر ڈال دیئے جائیں گے اور وہ جہنَّم رَسید کر دیا جائے گا۔ وَالْعِیاذُ بِاللہِ تعالٰی۔

قیامت میں مفلس کون؟

تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضوان سے اِستِفسار فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ مُفلِس کون ہے؟'' صَحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضوان نے عرض کی: **یا رسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم میں سے **مُفلِس** تو وہ ہے جس کے پاس دِرْہم و دُنیاوی ساز و سامان نہ ہو۔ تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''میری اُمّت کا **مُفلِس ترین** شخص وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزہ، زکوٰۃ تو لے کر آئے گا مگر ساتھ ہی کسی کو گالی بھی دی ہوگی، کسی کو تُہمت لگائی ہوگی، اُس کا مالِ ناحق کھایا ہوگا، اس کا خون بہایا ہوگا، اس کو مارا ہوگا، پس ان سب گُناہوں

کے بدلے میں اس کی نیکیاں لی جائیں گی، پس اگر اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں اور مزید حق دار باقی ہوں تو بدلے میں اُن (یعنی مظلوموں) کے گناہ لے کر اِس (یعنی ظالم) پر ڈالے جائیں گے پھر اس (ظالم) شخص کو جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔‘‘

(مسلم ص۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۱)

ظالم سے مراد کون ہے؟

یاد رہے! یہاں ظالم سے مُراد صِرف قاتل، ڈاکو یا مار دھاڑ کرنے والا ہی نہیں بلکہ جس نے بظاہِر کسی کی تھوڑی سی بھی حق تلفی کی مَثَلاً کسی کا ایک آدھ روپیہ ہی دبا لیا ہو، مذاق اُڑا کر یا بلا اجازتِ شرعی ڈانٹ ڈپٹ کر کے یا غُصّے میں گھور کر دل دُکھایا ہو وہ بھی ظالم ہے۔ اب یہ جُدا بات ہے کہ جس پر اِس طرح کے ظُلم ہوئے اِس ’’مظلوم‘‘ نے بھی ’’اُس ظالم‘‘ کی بعض حق تلفیاں کی ہوں، اِس صورتِ حال میں دونوں ایک دوسرے کے حق میں جُدا جُدا مُعاملات میں ’’ظالم‘‘ بھی ہیں اور ’’مظلوم‘‘ بھی۔

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ اُنَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: ’’کوئی دوزخی دوزخ میں اور کوئی جنّتی جنّت میں داخل نہ ہو، جب تک وہ **حُقُوقُ الْعِباد** کا بدلہ نہ ادا کرے۔‘‘ یعنی جس کسی کا حق جس کسی نے دبایا ہوا ُس کا فیصلہ ہونے تک دوزخ یا جنّت میں داخل نہ ہوگا۔ (تنبیہ المغترین ص۵۱) **حُقُوقُ الْعِباد** کی تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ تحریری بیان **ظُلم کا انجام** ضَرور مُلاحظہ فرمائیے۔

یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہم سب مُسلمانوں کو ایک دُوسرے کی حق تلفی سے بچا اور اس سلسلے میں جو کچھ کوتاہیاں ہو چکی ہیں ان سے سچّی توبہ کرنے اور انہیں آپس میں مُعاف کروا لینے کی توفیق مرحمت فرما۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جس نے مجھ پر صبح وشام دس دس بار دُرودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس کو رمضان کے وقت موت آئی وہ جنّت میں داخل ہوگا اور جس کی موت یومِ عرفہ (یعنی 9 ذُوالحِجّۃِ الحرام) کے وقت آئی وہ بھی جنّت میں داخل ہوگا اور جس کی موت صَدَقہ دینے کی حالت میں آئی وہ بھی داخلِ جنّت ہوگا۔'' (حِلیۃُ الاولیاء ج ۵ ص ۲۶ حدیث ۶۱۸۷) حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ماہِ رَمَضان میں مُردوں سے عذابِ قبر اُٹھا لیا جاتا ہے۔ (شَرحُ الصُّدور ص ۱۸۷)

قیامت تک کے روزوں کا ثواب

اُمُّ الْمُؤمنین سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: انبیا کے سرتاج، صاحبِ معراج صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ بشارت بنیاد ہے: ''روزے کی حالت میں جس کا اِنتقال ہوا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو قیامت تک کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔'' (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج ۳ ص ۵۰۴ حدیث ۵۵۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''یہ رَمَضان تمہارے پاس آگیا ہے، اس میں جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنَّم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کردیا جاتا ہے۔ محروم ہے وہ شخص جس نے رَمَضان کو پایا اور اس کی مَغْفِرت نہ ہوئی کہ جب اس کی رَمَضان میں مَغْفِرت نہ ہوئی تو پھر کب ہوگی!''

(مُعجَم اَوسَط ج ۵ ص ۳۶۶ حدیث ۷۶۲۷)

جنّت کے دروازے کُھل جاتے ہیں!

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، رَحْمتِ عالَم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''رَمَضان آ گیا برکت والا مہینا ہے، **اللہ تعالٰی** نے اس کے روزے تم پر فرض کئے، اِس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے اور جہنَّم کے دروازے بند کئے جاتے ہیں، اور اس میں مَرْدُود شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں، اِس میں ایک رات ہے، **ہزار مہینوں** سے بہتر، جو اس کی بھلائی سے مَحروم رہا وہ بالکل ہی مَحروم رہا۔'' (نسائی ص۳۵۵ حدیث۲۱۰۳)

شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں!

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: سلطانِ دو جہان، رَحْمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب رَمَضان آتا ہے تو آسمان کے دَروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (بُخاری ج ۱ ص ۶۲۶ حدیث ۱۸۹۹)

اور ایک روایت میں ہے کہ جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، شیاطین زنْجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ (اَیضاً ص ۳۹۹ حدیث ۳۲۷۷) ایک رِوایت میں ہے کہ رَحْمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (مسلم ص ۵۴۳ حدیث ۱۰۷۹)

گناہوں میں کمی تو آہی جاتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَہرکیف عام مُشاہدہ یِہی ہے کہ رَمَضانُ الْمُبارَك میں ہماری مساجد غیرِ رَمَضان کے مُقابلے میں زِیادہ آباد ہوجاتی ہیں، نیکیاں کرنے میں آسانیاں رہتی ہیں اور اتنا ضَرور ہے کہ ماہِ رَمَضان میں گُناہوں کا سِلسِلہ کچھ نہ کچھ کم ہو جاتا ہے۔

جُوں ہی سرکش شیاطین آزاد ہوتے ہیں!

رَمَضانُ الْمُبارَك کے رُخصت ہوتے ہی، سرکش شیاطین آزاد ہو جاتے ہیں اور افسوس! گُناہوں کا زور بڑھ جاتا ہے۔ خُصُوصاً عید کے دِن گُناہوں کی نہایت کثرت ہو جاتی ہے، گویا ایک مہینے کی قید کے

سَبَب سَرکش شیاطین بے حد بپھر چکے ہیں اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی ساری کسر وہ عید کے روز ہی نِکال دینا چاہتے ہیں، تفریح گاہیں بے پردہ عورتوں اور مَرْدوں سے بھر جاتی ہیں، عید کے لئے نئی نئی فلمیں اور جدید ڈرامے لگا دیئے جاتے ہیں، آہ! شیطٰن کے ہاتھوں بے شمار مسلمان کھلونا بن کر رہ جاتے ہیں، مگر ایسے خوش نصیب بھی ہوتے ہیں جو اللہ رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غفلت نہیں کرتے اور شیطٰن کے بہکانے سے مَحفُوظ رہتے ہیں۔

آتش پرست نے ماہِ رمضان کا احترام کیا تو.....(حکایت)

بُخارا میں ایک مجوسی (آتَش پَرَسْت) رہتا تھا ایک مرتبہ رَمَضان شریف میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ مسلمانوں کے بازار سے گُزر رہا تھا، اُس کے بیٹے نے عَلَی الْاِعلان کوئی چیز کھانی شُروع کر دی، مَجوسی نے یہ دیکھتے ہی اپنے بیٹے کو ایک طَمانچہ رَسید کر دیا اور ڈانٹتے ہوئے کہا: تجھے رَمَضانُ الْمُبارَک کے مہینے میں مسلمانوں کے بازار میں کھاتے ہوئے شَرم نہیں آتی! لڑکے نے کہا: ابّا جان! آپ بھی تو رَمَضان شریف میں کھاتے ہیں۔ والِد نے کہا: میں مسلمانوں کے سامنے نہیں اپنے گھر کے اندر چُھپ کر کھاتا ہوں، اِس ماہِ مُبارَک کی بے حُرمتی نہیں کرتا۔ کچھ عرصے بعد اُس شخص کا اِنتقال ہو گیا۔ کسی نے خواب میں اُس کو جنّت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا تو حیرت سے پُوچھا: تُو تو مَجوسی (یعنی آگ کا پُجاری) تھا، جنّت میں کیسے آ گیا؟ کہنے لگا: ''واقِعی میں مَجوسی تھا، لیکن جب موت کا وَقْت قریب آیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِحْتِرامِ رَمَضان کی بَرَکت سے مجھے ایمان کی دولت سے اور مرنے کے بعد جنّت سے مُشَرَّف فرمایا۔'' (نُزهَةُ الْمَجالِس ج ۱ ص ۲۱۷)

رمضان میں علی الاعلان کھانے کی دُنیوی سزا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ رَمَضانُ الْمُبارَک کی تعظیم کے سَبَب ایک آتَش پَرَست کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دولتِ ایمان سے نواز کر جنّت کی لازوال نعمتوں سے مالا مال فرما دیا۔ اِس حِکایت سے خُصوصاً اُن غافلوں کو دَرسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے جو مسلمان ہونے کے باوجود رَمَضانُ الْمُبارَک میں

اَوّل تو وہ روزہ نہیں رکھتے، پھر چوری اور سینہ زوری یُوں کہ روزہ داروں کے سامنے ہی سگریٹ کے کَش لگاتے، پان چباتے، حتّٰی کہ بَعض تو اتنے بے باک و بے مُرُوَّت کہ سرِ عام پانی پیتے بلکہ کھانا کھاتے بھی نہیں شرماتے۔ایسے لوگوں کیلئے فقہی کتابوں میں سَخْت سزا کا حُکم ہے۔

کیا آپ کو مرنا نہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! خوب سوچئے!! جب دنیا میں روزہ خوروں کی سَخْت سزا تجویز کی گئی ہے (یہ سزا صِرف حاکمِ اسلام ہی دے سکتا ہے) تو آخرت کی سزا کس قدر ہولناک ہوگی! مسلمانو! ہوش میں آیئے! کب تک اِس دُنیا میں گُلچھرّے اُڑائیں گے؟ کیا آپ کو مرنا نہیں؟ کیا اِس دُنیا میں ہمیشہ اِسی طرح دَندناتے پھِریں گے؟ یاد رکھئے! ایک نہ ایک دِن موت ضَرور آئے گی اور آپ کا رِشتۂ حَیات مُنْقَطِع کر کے (یعنی کاٹ کر) نرم و آرام دِہ گدیلوں سے اُٹھا کر فرشِ خاک پر سُلادے گی، ہر طرح کے سامانِ طَرَب سے آراستہ و پَیراستہ کمروں سے نکال کر اندھیری قبروں میں پہنچا دے گی، پھر پچھتانے سے کچھ ہاتھ نہ آئے گا، ابھی مَوقع ہے، گُناہوں سے سچّی توبہ کر لیجئے اور روزہ و نَماز کی پابندی اِختیار کیجئے۔

کرلے توبہ رب کی رَحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی (وسائلِ بخشش ص۷۱۲)

سُنّتوں بھرے بیانات کی بَرَکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں بھری زندگی سے چھٹکارا پانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت دونوں میں سُرخ رُوئی نصیب ہوگی۔آپ کی ترغیب کیلئے ایک خوشگوار وخوشبودار **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے، چُنانچِہ پاکستان کے ایک اسلامی بھائی 1987ء تا 1990ء ایک سیاسی پارٹی سے وابستہ رہے۔آئے دن کے فسادات سے بیزار ہو کر گھر والوں نے انہیں بیرونِ پاکستان بھیجنے کی ٹھانی۔ چُنانچِہ 3.11.90 کو وہ سلطنت عُمّان کے

دارُالْاِمارات **مَسْقَط** کی ایک گارمنٹ فیکٹری میں مُلازِم ہوگئے۔ 1992ء میں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی کام کے سلسلے میں ان کی فیکٹری میں بھرتی ہوئے۔ ان کی **انفرادی کوشِش** سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** وہ نَمازی بنے۔ فیکٹری کا ماحول بَہُت ہی خراب تھا، صِرْف ان کے شُعبے ہی کو لے لیجئے اُس میں آٹھ یا نو ٹیپ ریکارڈر تھے جن کے ذَرِیعے مختلف زَبانوں، مَثَلاً اردو، پنجابی، پشتو، ہندی اور بنگالی وغیرہ میں اُونچی آواز کے ساتھ گانے چلانے کا سلسلہ رَہتا۔ دعوتِ اسلامی والے **عاشِقِ رسول** کی صُحبت کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** وہ گانے باجوں سے مُتَنَفِّر ہو گئے۔ باہَمی مشورے سے انہوں نے **مکتبۃُ الْمدینہ** سے جاری ہونے والی سنّتوں بھرے **بیانات کی کیسٹیں** چلانی شُروع کردیں۔ ابتِداءً بعض لوگوں نے مخالَفت بھی کی مگر انہوں نے ہمّت نہیں ہاری۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** سنّتوں بھرے بیانات چلانے کی بَرَکات کا خود ان پر بھی ظُہور ہونے لگا۔ بِالْخُصُوص، **قَبْر کی پہلی رات، نیرنگیٔ دنیا، بدنصیب دولہا، قَبْر کی پُکار اور تین قبریں** نامی بیانات نے اُنہیں ہِلا کر رکھ دیا، آخِرت کی تیّاری کی **مَدَنی سوچ** ملی اور ان کا دل گناہوں سے نَفْرت کرنے لگا۔ اِس دَوران چند اور افراد بھی سنّتوں بھرے بیانات سے مُتأَثِّر ہو کر قریب آگئے۔ جنہوں نے ان کو نیکی کے کاموں میں لگایا تھا وہ **عاشِقِ رسول** مُلازَمت چھوڑ کر پاکستان لوٹ گئے۔ انہوں نے پاکستان سے سنّتوں بھرے بیانات کی 90 کیسٹیں منگوالیں۔ **پہلے ان کی فیکٹری میں صِرف 50 یا 60 نمازی تھے بیانات سُن سُن کر نَمازِیوں کی تعداد بڑھتے بڑھتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 200 سے 250 ہوگئی۔** انہوں نے مل کر 400 واٹ کا قیمتی اسپیکر خرید کر اپنی منزِل کی دیوار پر نَصْب کرلیا اور دھوم دھام سے کیسٹیں چلانے لگے روزانہ تلاوتِ کلامِ پاک، نَعْت شریف اور سنّتوں بھرے بیان کی کیسِٹ چلانے کا معمول بنالیا۔ رفتہ رفتہ ان کے پاس 500 کیسٹیں جمع ہوگئیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ مجھ سمیت **پانچ اسلامی بھائیوں** نے اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی رنگ میں رنگ لیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** مسجد دَرس کا آغاز ہوگیا۔ پھر کچھ عرصے بعد رفتہ رفتہ ان کی فیکٹری میں **ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع** شُروع ہوگیا، اجتماع میں کم و بیش 250 اسلامی بھائی شرکت کرتے تھے، **مدرسۃُ الْمدینہ** (برائے بالغان) بھی قائم ہوگیا۔ سُنَّتوں کی بہاریں آنے

لگیں، مُتَعَدِّد اسلامی بھائیوں نے اپنے چہرے پر **مَدَنی آقا** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **مَحبَّت** کی نشانی مُبارک داڑھی سجالی، 20 سے 25 اسلامی بھائیوں کے سروں پر **عمامے** کے تاج جگمگانے لگے۔ اُن کی فیکٹری کے منیجر ابتِداءً کیسٹیں چلانے وغیرہ سے مَنْع کرتے رہے مگر بیانات کی کیسٹوں کی آواز ان کے کانوں میں بھی رس گھولتی رہی اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بِالآخِر وہ بھی مُتأَثِّر ہو ہی گئے نہ صِرف مُتأَثِّر ہوئے بلکہ نَمازی بھی بن گئے اور ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔

وہ اسلامی بھائی واپَس پاکستان آچکے ہیں اور انہیں بابُ الْمدینہ کراچی کے ایک ڈویژن کی مُشاورت کی حیثیّت سے سنّتوں کی خدمت کی سعادت بھی ملی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مکتبۃُ الْمدینہ** سے جاری ہونے والے سُنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹوں کے ذَرِیعے اِصلاح کا سامان ہوا۔ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو چاہئے کہ وہ سنّتوں بھرے بیان یا **مَدَنی مذاکرے** کی کم از کم ایک کیسٹ روزانہ سننے کا مَعمول بنالے، **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ ایسی بَرَکتیں ملیں گی کہ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائے گا۔[1]

غفلت سے نیکی کی دعوت سننا کفّار کی صفت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مکتبۃُ الْمدینہ سے جاری کردہ بیانات کی کیسٹیں سُننے کی بھی کیسی بَرَکات ہیں[2] یہ سب مُقدّر والوں کے سودے ہیں، ورنہ بے شُمار افراد ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں کہ وہ برسہا برس سے سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضِر ہوتے ہیں مگر اُن پر مَدَنی رنگ نہیں چڑھ پاتا۔ شاید اِس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ بیٹھ کر توجُّہ کے ساتھ بیان نہ سنتے ہوں، بے پروائی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے یا موبائل فون پر باتیں وغیرہ کرتے ہوئے سننے سے بیانات کی بَرَکات کہاں سے ملیں گی! یاد رہے! غَفْلت کے ساتھ نصیحت سننا کُفّار کی صِفت ہے مسلمانوں کو اِس حَرَکت سے بچنا ضَروری ہے چُنانچِہ پارہ 17 **سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء** کی

---

[1]: سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹوں کی برکات کی تفصیلات جاننے کیلئے ''بیانات کی کیسٹوں کے کرشمات'' نامی رسالہ (54 صَفْحات) مکتبۃُ الْمدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے۔۔مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

[2]: رقّت انگیز بیانات کی کیسٹیں اور میموری کارڈ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے۔

آیت نمبر 2 اور 3 میں ارشادِ ربُّ العزّت جلَّ جلالُہٗ ہے:

مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ ذِکۡرٍ مِّنۡ رَّبِّہِمۡ مُّحۡدَثٍ اِلَّا اسۡتَمَعُوۡہُ وَ ہُمۡ یَلۡعَبُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ لَاہِیَۃً قُلُوۡبُہُمۡ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: جب ان کے ربّ کے پاس سے انہیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسے نہیں سنتے مگر کھیلتے ہوئے، ان کے دل کھیل میں پڑے ہیں۔

سال بھر کی نیکیاں برباد

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مَروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''بے شک جنّت ماہِ رَمضان کیلئے ایک سال سے دوسرے سال تک سجائی جاتی ہے، پس جب ماہِ رَمضان آتا ہے تو جنّت کہتی ہے: ''اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے اِس مہینے میں اپنے بندوں میں سے (میرے اندر) رہنے والے عطا فرمادے۔'' اور حُورِعین کہتی ہیں: ''اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اِس مہینے میں ہمیں اپنے بندوں میں سے شوہر عطا فرما۔'' پھر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے اِس ماہ میں اپنے نَفْس کی حِفاظت کی کہ نہ تو کوئی نشہ آور شے پی اور نہ ہی کسی مؤمن پر بُہتان لگایا اور نہ ہی اِس ماہ میں کوئی گُناہ کیا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہر رات کے بدلے اُس کا سو حُوروں سے نکاح فرمائے گا اور اس کے لئے جنّت میں سونے، چاندی، یاقُوت اور زَبَرجَد کا ایسا مَحَل بنائے گا کہ اگر ساری دُنیا جَمْع ہو جائے اور اِس مَحَل میں آجائے تو اِس مَحَل کی اُتنی ہی جگہ گھیرے گی جتنا بکریوں کا ایک باڑہ دُنیا کی جگہ گھیرتا ہے، **اور جس نے اِس ماہ میں کوئی نشہ آور شے پی یا کسی مؤمن پر بُہتان باندھا یا اِس ماہ میں کوئی گُناہ کیا تو اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اس کے ایک سال کے اَعْمال برباد فرمادے۔** پس تم ماہِ رَمضان (کے حق) میں کوتاہی کرنے سے ڈرو کیونکہ یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مہینا ہے۔ **اللہ** تعالٰی نے تمہارے لئے گیارہ مہینے کر دیئے کہ ان میں نعمتوں سے لُطف اندوز ہو اور تَلَذُّذ (لذّت) حاصل کرو اور اپنے لئے ایک مہینا خاص کر لیا ہے۔ پس تم ماہِ رَمضان کے مُعاملے میں ڈرو۔'' (مُعجَم اَوسَط ج۲ ص٤١٤ حدیث٣٦٨٨)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جہاں ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی تعظیم کرنے والوں کیلئے اُخروی انعامات واِکرامات کی

بِشارات ہیں وہاں اِس مبارَک مہینے کی ناقدری کرتے ہوئے اِس میں گُناہ کرنے والوں کیلئے وَعیدات بھی ہیں۔ اِس حدیثِ پاک میں نشہ آور چیز پینے اور مؤمن پر بُہتان باندھنے کا خُصُوصیّت کے ساتھ تذکِرہ ہے یاد رکھئے! شراب **اُمُّ الْخَبائِث** (یعنی بُرائیوں کی ماں) ہے اِس کا پینا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے تو اُس کی تھوڑی سی مِقدار بھی حرام ہے۔'' (ابوداؤد ج۳ص۴۵۹ حدیث ۳۶۸۱)

دوزخیوں کا خون اور پیپ

مُؤمن پر بُہتان باندھنا بھی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، حدیثِ پاک میں ہے: ''جو کسی مُؤمن کے بارے میں ایسی چیز کہے جو اس میں نہ ہو تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس (بُہتان تراش) کو اُس وقت تک **رَدْغَۃُ الْخَبال** میں رکھے گا یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے۔ (ابوداؤد ج۳ص۴۲۷ حدیث ۳۵۹۷) **رَدْغَۃُ الْخَبال** جہنّم میں وہ مقام ہے جہاں دوزخیوں کا خون اور پیپ جمع ہوتا ہے۔ (مِراۃُ المَناجیح ج۵ص۳۱۳) **مُحقِّق علَی الاِطلاق** حضرت شاہ عبدُالحقّ مُحدِّث دِہلوی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی حدیثِ پاک کے اِس حصّے: ''یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے'' کے تحت فرماتے ہیں: ''اس سے مُراد یہ ہے کہ جس عذاب کا وہ مُستحِق ہو چکا ہے اُسے بُھگتنے کے بعد پاک ہو جائے۔'' (اَشِعَّۃُ اللَّمعات ج۳ص۲۹۰ مُلَخَّصاً)

رَمضان میں گُناہ کرنے والا

سیِّدَتُنا اُمِّ ھانی رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے: دو جہاں کے سلطان، شَہَنْشاہِ کون و مکان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرت نِشان ہے: ''میری اُمّت ذلیل و رُسوا نہ ہوگی جب تک وہ ماہِ رَمَضان کا حق ادا کرتی رہے گی۔'' عرض کی گئی: **یا رسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم رَمَضان کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذلیل و رُسوا ہونا کیا ہے؟ فرمایا: ''اِس ماہ میں ان کا حرام کاموں کا کرنا۔'' پھر فرمایا: ''جس نے اِس ماہ میں زِنا کیا یا شراب پی تو اگلے رَمَضان تک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور جتنے آسمانی فِرِشتے ہیں سب اُس پر لعنت کرتے رہیں گے پس اگر یہ شخص اگلا ماہِ رَمَضان پانے سے پہلے ہی مرگیا تو اس کے

پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہوگی جو اسے جہنَّم کی آگ سے بچا سکے۔ پس تم ماہِ رَمَضان کے مُعامَلے میں ڈرو کیونکہ جس طرح اِس ماہ میں اور مہینوں کے مُقابَلے میں نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں اِسی طرح گُناہوں کا بھی مُعامَلہ ہے۔'' (مُعجَم صغیر ج۱ ص۲٤۸)

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُاللہ

دل کا سیاہ نُقطہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز اٹھئے! ماہِ رَمَضان کی ناقَدری سے بچنے کا خُصُوصِیَّت کے ساتھ سامان کیجئے۔ اس ماہِ مُبارَک میں دوسرے مہینوں کے مُقابَلے میں جس طرح نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں اِسی طرح دیگر مہینوں کے مُقابَلے میں گناہوں کی ہَلاکت خَیزیاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ رَمَضان شریف کے علاوہ بھی گُناہوں سے بچنا ہی چاہئے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نُقْطہ پیدا ہوتا ہے، جب اس گناہ سے باز آجاتا ہے اور توبہ واِستِغفار کرلیتا ہے تو اس کا دل صاف ہوجاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نُقْطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا دل سیاہ ہوجاتا ہے۔ اور یہی وہ زَنگ ہے جس کا ذِکر اللہ تعالٰی نے اس طرح فرمایا ہے:

کَلَّا بَلْ سکتۃ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھادیا ہے ان کی کمائیوں نے۔ (پ۳۰، المطففین: ١٤)

(ترمذی ج۵ ص۲۲۰ حدیث۳۳٤۵)

دل کی سیاہی کا عِلاج

اِس سیاہ قلبی کا عِلاج ضَروری ہے اور اِس کے عِلاج کا ایک مُؤَثِّر ذَرِیعہ کسی جامعِ شرائط پیر صاحِب سے نسبت بھی ہے، لٰہذا کسی ایسے مُرشِد کا مُرید بن جائے جو پرہیزگار اور مُتَّبِعِ سُنَّت ہو، جس کی زِیارت خُدا و مُصْطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یاد دِلائے، جس کی گُفتگو صَلٰوۃ وسُنّت کا شَوق اُبھارے، جس کی صُحبت قَبْر و آخرت کی تیّاری کا جذبہ بڑھائے۔ اگر خوش قسمتی سے ایسا

پیرِ کامل مُیَسَّر آگیا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سچّی توبہ کی سعادت نصیب ہوگی اور اللہ ربُّ العِزّت کی رَحمت سے دل کی سیاہی کا عِلاج ہو جائے گا۔

گناہ کی مُعافی کیلئے 8 اعمال

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 911 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''اِحْیاءُ الْعُلوم مُتَرجَم جلد 4'' صَفْحہ 141 پر ہے: رِوایات سے معلوم ہوتا ہے گناہ کے بعد جب آٹھ اعمالِ صالحہ (یعنی نیک عمل) کیے جائیں تو اُس (گناہ) کی بَخشِش (یعنی مُعافی) کی اُمّید ہوتی ہے۔ چار اعمال کا تعلُّق دل سے ہے: ﴿۱﴾ توبہ یا توبہ کا عَزْم ﴿۲﴾ گُناہ سے باز رہنے کی چاہَت ﴿۳﴾ عذاب ہونے کا خوف ﴿٤﴾ مغْفِرت کی اُمّید۔ چار اعمال کا تعلُّق اَعْضا سے ہے: ﴿۱﴾ دو رَکعت نمازِ (توبہ) ادا کرنا ﴿۲﴾ 70 مرتبہ اِسْتِغْفار کرنا اور 100 مرتبہ سُبْحٰنَ اللہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھنا ﴿۳﴾ صدقہ کرنا ﴿٤﴾ روزہ رکھنا۔

مجھے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
پئے تاجدارِ حرم یا الٰہی (وسائلِ بخشش ص۱۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قبر کا بھیانک منظر!

منقول ہے: اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ایک بار زِیارتِ قُبُور کے لئے کوفے کے قبرستان تشریف لے گئے، وہاں ایک تازہ قَبْر پر نظر پڑی، تو دل میں اُس کے حالات معلوم کرنے کی خواہش ہوئی، چُنانچہ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض گُزار ہوئے: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مَیِّت کے حالات مجھ پر مُنْکَشِف (یعنی ظاہِر) فرما۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کی اِلتِجا فوراً مَسْمُوع ہوئی (یعنی سُنی گئی) اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے اور اُس مُردے

کے درمیان جتنے پردے حائل تھے تمام اُٹھا دیئے گئے! اب ایک قَبْر کا بھیانک مَنظر آپ کے سامنے تھا! کیا دیکھتے ہیں کہ مُردہ آگ کی لپیٹ میں ہے اور رورو کر آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے اِس طرح فَریاد کر رہا ہے:

یَاعَلِیُّ! اَنَا غَرِیْقٌ فِی النَّارِ وَحَرِیْقٌ فِی النَّارِ۔

یعنی یا علی! میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔ قَبْر کے دَہشتناک منظر اور مُردے کی دردناک پُکار نے حیدرِ کرّار کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بے قَرار کر دیا۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنے رَحْمت والے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں ہاتھ اُٹھا دیئے اور نہایت عاجِزی کے ساتھ اُس مَیِّت کی بَخْشِش کیلئے درخواست پیش کی۔ غیب سے آواز آئی: ''اے علی (کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم)! اِس کی سِفارِش مت کرو۔ کیوں کہ یہ شَخْص **رَمَضانُ الْمُبارَک** کی بے حُرمتی کرتا، **رَمَضانُ الْمُبارَک** میں بھی گُناہوں سے باز نہ آتا تھا، دن کو روزے تو رکھ لیتا مگر راتوں کو گُناہوں میں مُبتَلا رہتا تھا۔'' مولائے کائنات **علیُّ الْمُرتَضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم یہ سُن کر اور بھی رَنْجیدہ ہو گئے اور سَجدے میں گر کر رو رو کر عَرْض کرنے لگے: **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اِس بندے نے بڑی اُمّید کے ساتھ مجھے پُکارا ہے، میرے مالِک عَزَّوَجَلَّ! تُو مجھے اِس کے آگے رُسوا نہ فرما، اِس کی بے بَسی پر رَحْم فرما دے اور اِس بے چارے کو بَخْش دے۔ حضرتِ علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم رو رو کر مُناجات کر رہے تھے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت کا دریا جوش میں آ گیا اور نِدا آئی: ''اے علی! (کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) ہم نے تمہاری شِکَستہ دِلی کے سَبَب اِسے بَخْش دیا۔'' چُنانچِہ اُس مُردے پر سے عذاب اُٹھا لیا گیا۔ (انیسُ الْواعِظین ص۲۵،۲۶)

کیوں نہ مُشکِل کُشا کہوں تم کو!
تم نے بگڑی مِری بنائی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُردوں سے گُفتگو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی عَظَمت وشان کے کیا کہنے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اَہلِ قُبُور سے گُفتگو فرمالیا کرتے تھے۔ایک اور **حکایت** پیشِ خدمت ہے: چُنانچِہ مشہور تابِعی بُزُرگ حضرتِ سَیِّدُ نا سعید بن مُسَیَّب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک بار ہم امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے ہمراہ مدینۂ منوَّرہ کے قَبْرِستان گئے۔حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے قَبْر والوں کوسلام کیا اور فرمایا: اے قَبْر والو! تم اپنی خبر بتاؤ گے یا ہم تمہیں بتائیں؟ سَیِّدُ نا سعید بن مُسَیَّب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے قَبْر سے ''وَ عَلَیْكَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَتُهٗ'' کی آواز سُنی اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: یا امیرَ الْمُؤمِنِین! آپ ہی خبر دیجئے کہ ہمارے مرنے کے بعد کیا ہوا؟ حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے فرمایا: سُن لو! تمہارے مال تقسیم ہوگئے، تمہاری بیویوں نے دوسرے نِکاح کرلئے، تمہاری اَولاد یتیموں میں شامل ہوگئی، جس مَکان کو تم نے بَہُت مَضْبُوط بنایا تھا اُس میں تمہارے دُشمن آباد ہوگئے۔اب تم اپنا حال سُناؤ۔ یہ سُن کر ایک قَبْر سے آواز آنے لگی: یا امیرَ الْمُؤمِنِین! ہمارے کَفَن پھٹ کر تار تار ہوگئے، ہمارے بال جَھڑ کر مُنتَشِر ہوگئے، ہماری کھالیں ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں ہماری آنکھیں بہ کر رُخساروں پر آگئیں اور ہمارے نَتھنوں سے پِیپ بہ رہی ہے اور ہم نے جو کچھ آگے بھیجا (یعنی جیسے عمل کئے) اُسی کو پایا، جو کچھ پیچھے چھوڑا اُس میں نُقصان ہوا۔ (شرحُ الصُّدور ص ۲۰۹، ابن عساکر ج ۲۷ ص ۳۹۵)

رَمَضان کی راتوں میں کھیل کُود

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُزَشتہ دونوں حِکایات میں ہمارے لئے عِبرت کے بے شُمار مَدَنی پھول ہیں۔ زندہ انسان خوب پُھدکتا ہے مگر جب موت کا شکار ہو کر قَبْر میں اُتار دیا جاتا ہے، اُس وَقْت آنکھیں بند ہونے کے بجائے حقیقت میں کُھل چکی ہوتی ہیں۔ اچھے اعمال اور راہِ خُدائے ذُوالْجلال عَزَّوَجَلَّ میں دیا ہوا مال تو کام آتا ہے مگر جو کچھ دَھن دولت

پیچھے چھوڑ آتا ہے اُس میں بھلائی کا اِمکان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے، وُرَثا سے یہ اُمّید کم ہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے مَرحُوم عزیز کی آخرت کی بہتری کیلئے مالِ کثیر خَرچ کریں، بلکہ مرنے والا اگر حرام و ناجائز مال مَثَلاً گناہوں کے اَسباب جیسا کہ آلاتِ مُوسیقی، وِڈیو گیمز کی دُکان، مُیوزک سینٹر، سینما گھر، شراب خانہ، جُوا کا اڈّا، ملاوٹ والے مال کا دھوکے بھرا کاروبار وغیرہ پیچھے چھوڑے تو اُس مرنے والے کیلئے مرنے کے بعد سخت ترین اور ناقابلِ تصوُّر نقصان ہے۔ **قبر کا بھیانک مَنظر** نامی حِکایت میں رَمَضانُ الْمُبارَک کی بے حُرمتی کرنے والے کا خوفناک اَنجام پیش کیا گیا ہے اس سے دَرسِ عبرت حاصل کیجئے۔ آہ! صد آہ! رَمَضانُ الْمُبارَک کی پاکیزہ راتوں میں کئی نوجوان مَحلّے میں کرکٹ، فُٹ بال وغیرہ کھیل کھیلتے، خوب شور مچاتے ہیں اور اِس طرح یہ بدنصیب خود تو عبادت سے محروم رَہتے ہی ہیں، دوسروں کیلئے بھی مُصیبت کا باعِث بنتے ہیں، نہ تو خود عبادت کرتے ہیں نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔ اِس قِسم کے کھیل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافِل کرنے والے ہیں۔ نیک لوگ تو اِن کھیلوں سے سدا دُور ہی رہتے ہیں، خود کھیلنا تو دَرکنار ایسے کھیل تماشے دیکھتے بھی نہیں بلکہ اِس قِسم کے کھیلوں کا آنکھوں دیکھا حال (Commentary) بھی نہیں سُنتے۔

روزے میں وقت "پاس" کرنے کے لیے....!

بعض نادان ایسے بھی ہوتے ہیں جو روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر ان بے چاروں کا وَقت "پاس" نہیں ہوتا! لہٰذا وہ بھی اِحْترامِ رَمَضان شریف کو ایک طرف رکھ کر ناجائز کاموں کا سہارا لے کر وَقت "پاس" کرتے ہیں اور یُوں **رَمَضان شریف** میں شَطْرَنج، تاش، لُڈو، گانے باجے اور سوشَل میڈیا کے ذریعے تباہ کار پرگراموں وغیرہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ **یاد رکھئے!** شَطْرَنج اور تاش وغیرہ پر کسی قِسم کی بازی یا شَرط نہ بھی لگائی جائے تب بھی یہ کھیل ناجائز ہیں۔ بلکہ تاش میں چُونکہ جانداروں کی تصویروں کی تعظیم بھی ہوتی ہے اِس لئے میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے تاش کھیلنے کو مُطْلقاً حرام لکھا ہے۔ چُنانچہ فرماتے ہیں: **گَنْجِفَہ** (پتّوں کے ذَرِیعے کھیلے جانے

والے ایک کھیل کا نام اور) تاش حرامِ مُطلَق ہیں کہ ان میں علاوہ لَہْو ولَعِب کے تصویروں کی تعظیم ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲٤ ص ۱٤۱)

افضل عبادت کون سی ہے؟

اے جنّت کے طَلَب گار روزہ دار اِسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمُبارَك کے مُقَدّس لمحات کو فُضُولیات وخُرافات میں برباد ہونے سے بچائیے! زندگی بے حد مُختصر ہے اِس کو غنیمت جانئے، تاش کی گڈّیوں اور فلمی گانوں کے ذریعے وَقت ''پاس'' (بلکہ برباد) کرنے کے بجائے تلاوتِ قراٰن اور ذِکرو دُرُود میں وَقت گُزارنے کی کوشش فرمائیے۔ بُھوک پیاس کی شِدّت جس قَدر زیادہ محسوس ہوگی صَبْر کرنے پر اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی اُسی قَدر زائد ملے گا۔ جیسا کہ مَنقول ہے: ''اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اَحْمَزُهَا۔ یعنی اَفضل عِبادت وہ ہے جس میں مَشَقَّت زِیادہ ہے۔'' (شرح الطیبی علی مشکاۃ المصابیح ج ٥ ص ۱۷۲۹ تحت الحدیث ۲۲٦۷) امام شَرَفُ الدّین نَوَوِی (نَ۔وَ۔وِی) عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''عِبادات میں مَشَقَّت اور خَرچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت زیادہ ہوجاتی ہے۔'' (شرح مسلم لِلنّوَوی ج ٤ ص ۱٥۲) حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: ''دُنیا میں جو نیک عمل جتنا دُشوار ہوگا قِیامت کے روز نیکیوں کے پلڑے میں اُتنا ہی وَزْن دار ہوگا۔'' (تذکرۃ الاولیاء ص ۹٥)

روزے میں زِیادہ سونا

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی ''کیمیائے سَعادَت'' میں فرماتے ہیں: ''روزہ دار کے لئے سُنّت یہ ہے کہ دِن کے وَقت زیادہ دیر نہ سوئے بلکہ جاگتا رہے تا کہ بُھوک اور ضُعف (یعنی کمزوری) کا اَثر محسوس ہو۔'' (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۲۱٦) (اگرچہ افضل کم سونا ہی ہے پھر بھی اگر کسی کی حق تلفی نہ ہوتی ہو اور کوئی مانِعِ شَرْعی نہ ہو تو ضَروری عِبادات کے علاوہ کوئی شخص سارا وَقت سویا رہے تو گُناہ گار نہ ہوگا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صاف ظاہِر ہے کہ جو دِن بھر روزہ میں سو کر وَقت گُزار دے اُس کو روزہ کا پتا ہی کیا

چلے گا؟ ذرا سوچو تو سہی! **حُجَّةُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا اِمام **مُحمّد غزالی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی تو زیادہ سونے سے بھی منع فرماتے ہیں کہ اِس طرح بھی وَقت فالتو ''پاس'' ہوجائے گا۔ تو جو لوگ کھیل تماشوں اور حرام کاموں میں وَقت برباد کرتے ہیں وہ کس قَدَر محرُوم و بدنصیب ہیں۔ اِس مُبارک مہینے کی قدر کیجئے، اِس کا اِحْتِرام بجالائیے، اِس میں خُوش دِلی کے ساتھ روزے رکھئے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصِل کیجئے۔

اے ہمارے پیارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فیضانِ رَمضان سے ہر مسلمان کو مالا مال فرما۔ اس ماہِ مُبارک کی ہمیں قَدْر و مَنزِلت نصیب کر اور اس کی بے ادبی سے بچا۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احترامِ ماہِ رَمَضانُ المبارَک کا دل میں جذبہ بڑھانے، اس کی خوب بَرَکتیں پانے، ڈھیروں ڈھیر نیکیاں کمانے اور خود کو گناہوں سے بچانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کو اپنانے اور **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سُنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلوں** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر فرمانے کی سعادت حاصِل کیجئے۔ **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وہ فوائد حاصِل ہوں گے کہ آپ کی عَقْل حیران رہ جائے گی۔ ایک عاشقِ رسول کی روح پرور ''مَدَنی بہار'' سُنئے اور جھومئے: چُنانچہ ایک اسلامی بھائی کو **مَدَنی اِنعامات** سے پیار تھا اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کرنے کا ان کا معمول بھی تھا۔ ایک بار وہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلے میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ صوبۂ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھے۔ اِسی دَوران ان پر بابِ کرم کُھل گیا! ہوا یوں کہ رات جب سوئے تو قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، **جنابِ رِسالت مآب** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم خواب میں تشریف لے آئے، ابھی جلووں میں گُم تھے کہ لب ہائے مبارَکہ کو جُنْبِش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **''جو مَدَنی قافلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں انہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔''**

شکریہ کیوں کر ادا ہو آپ کا یامصطفٰے

ہے پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ (وسائلِ بخشش ص ۲۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فِکرِ مدینہ کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی دُنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے سُوال نامے کی صورت میں اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، دینی طَلَبہ کیلئے 92 اور دینی طالبات کیلئے 83 جبکہ مَدَنی مُنّوں کیلئے 40 نیز خُصُوصی اسلامی بھائیوں یعنی گونگے بہروں کیلئے 25 **مَدَنی اِنْعامات** پیش کئے گئے ہیں۔ **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ مکتبۃُ الْمدینہ سے ہَدِیَّۃً مل سکتا ہے۔ روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے اُس میں دیئے ہوئے خانے پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے **دعوتِ اسلامی** کے ذِمّے دار کو جمع کروائیے۔ اپنے گُناہوں کا اِحتِساب کرنے، قَبْر وحَشْر کے بارے میں غور وفکر کرنے اور اپنے اچّھے بُرے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے **مَدَنی انعامات** کا رِسالہ پُر کرنے کو **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں **فکرِ مدینہ** کرنا کہتے ہیں۔ آپ بھی رِسالہ حاصِل کر لیجئے، اگر فی الحال پُر نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی، اتنا تو کیجئے کہ وَلی کامل، عاشقِ رسول، **اعلیٰ حضرت** امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی پچیسویں شریف کی نسبت سے روزانہ کم از کم 25 سیکنڈ کیلئے اُس کی وَرَق گردانی کر لیجئے۔ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دیکھنے سے پڑھنے اور پڑھتے رہنے سے **فکرِ مدینہ** کرنے اور اِس رسالے کے خانے بھرنے کا ذِہن بنے گا اور اگر بھرنے کا مَعمول بن گیا تو **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے۔

مَدَنی اِنعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل مغفرت کر بے حساب اس کی خدائے لَم یَزَل

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مرحبا صد مرحبا! پھر آمدِ رمضان ہے

مرحبا صد مرحبا! پھر آمدِ رمضان ہے
کِھل اٹھے مُرجھائے دل تازہ ہوا ایمان ہے

یاخدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا احسان ہے
زندگی میں پھر عطا ہم کو کیا رمضان ہے

تجھ پہ صدقے جاؤں رمضاں! تو عظیم الشان ہے
تجھ میں نازِل حق تعالٰی نے کیا قراٰن ہے

ابرِ رحمت چھا گیا ہے اور سماں ہے نور نور
فضلِ رب سے مغفرت کا ہو گیا سامان ہے

ہر گھڑی رحمت بھری ہے ہر طرف ہیں برکتیں
ماہِ رمضاں رحمتوں اور برکتوں کی کان ہے

آ گیا رمضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو
فیض لے لو جلد یہ دن تیس کا مہمان ہے

عاصیوں کی مغفرت کا لے کر آیا ہے پیام
جھوم جاؤ مجرِمو! رمضاں مہِ غُفران[1] ہے

بھائیو بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں
پڑ گئے دوزخ پہ تالے قید میں شیطان ہے

بھائیو بہنو! گناہوں سے سبھی توبہ کرو
خُلد کے در کُھل گئے ہیں داخلہ آسان ہے

کم ہوا زورِ گنہ اور مسجدیں آباد ہیں
ماہِ رمضان المبارک کا یہ سب فیضان ہے

روزہ دارو ! جھوم جاؤ کیونکہ دیدارِ خدا
خُلد میں ہوگا تمہیں یہ وعدۂ رحمٰن ہے

دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

یاالٰہی! تُو مدینے میں کبھی رمضاں دکھا
مُدّتوں سے دل میں یہ عطّار کے ارمان ہے

(وسائل بخشش ص ۷۰۵)

[1]: مغفرت، بخشش، مغفرت کرنا۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دین کی تعلیم سیکھنے جانے والے کی فضیلت

حضرت ابو سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ جو اپنے دین کی تعلیم میں صبح کو چلا، یا شام کو چلا وہ "جنتی" ہے۔

(کنز العمال، ۶۱/۵، الجزء ۱۰، حدیث: ۲۸۷۰۲)

978-969-722-139-4
01082101

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net